از عدالتِ عظمیٰ

شری دھرن کلاٹ

بنام

دی یونین آف انڈیا

تاریخ فیصلہ:26،اپریل1995

[آر ایم سہائے اور سجاتاوی منوہر، جسٹس صاحبان]

ملازمت کا قانون

ملازمت کا قاعدہ-عدالت کی طرف سے تشریح کا حکم- حتمی حیثیت حاصل کرنے کا حکم-زیر انتظام محکمہ کو عدالت کی طرف سے دی گئی تشریح کو چیلنج کرنے سے روک دیا گیا ہے-لیکن عدالت اس طرح کے تشریح کے حکم میں مداخلت کر سکتی ہے۔

عدالتی رواداری

عدالت عالیہ-کا فیصلہ -عدالت عالیہ کے فیصلے میں مسائل کا تصفیہ -عدالت عظمیٰ کی طرف سے توثیق-ٹریبونل کے ذریعے مسائل کو دوبارہ کھولنا-فیصلے کے خلاف ٹریبونل کا تبصرہ-قرار پایا کہ عدالتی بے ضابطگی کا ایکٹ۔

اپیل کنندہ، جسے ابتدائی طور پر ریلوے میں ٹکٹ کلکٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور بعد میں ٹریولنگ ٹکٹ ممتحن کے طور پر ترقی دی گئی تھی، ریلوے سیکشنل آفیسر (آر ایس او) کے طور پر تفویضی تقرری پر چلا گیا لیکن 2.2.73 کے ایک حکم سے اسے اپنے اولی محکمہ میں واپس کر دیا گیا۔انہوں نے اس حکم کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ کے سامنے درخواستیں دائر کیں جن کی اجازت عدالت عالیہ کے سنگل جج نے دی تھی۔عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کی اپیل میں سنگل جج کے حکم کی توثیق کی گئی اور یہاں تک کہ اس عدالت میں دائر خصوصی اجازت عرضی کو بھی خارج کر دیا گیا۔چونکہ حکم پر عمل درآمد نہیں ہوا، اس لیے اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔اس کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بعد، اپیل کنندہ کو درجہ II کے عہدے پر انتخاب کے لیے بلایا گیا اور عدالت عالیہ نے ہدایت کی کہ اس کی سنیارٹی کا حساب 1963 سے لیا جائے۔

ریلوے نے عدالت عالیہ کے اس حکم کو عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ساتھ ساتھ اس عدالت کے سامنے ناکام چیلنج کیا اور اس کے نتیجے میں ان کی سنیارٹی 1963 سے طے کی گئی۔ بعد میں کچھ براہ راست بھرتی، جو اپیل کنندہ کی سنیارٹی کے تعین سے متاثر نہیں ہوئے، نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے درخواستیں دائر کیں۔ ٹریبونل کے سامنے کارروائی میں نہ صرف ریلوے نے وہی تنازعہ کھڑا کیا جس پر وہ پہلے ناکام رہا تھا بلکہ ٹریبونل نے ان مسائل کو بھی دوبارہ کھول دیا جو پہلے ہی عدالت عالیہ کے فیصلے سے حل ہو چکے تھے۔ مزید برآں ٹریبونل نے نہ صرف اپیل گزار کے حق میں عدالت عالیہ کے ذریعے دیے گئے فیصلوں پر تبصرہ کیا اور اس عدالت کی طرف سے تصدیق کی، بلکہ یہ بھی فیصلہ دیا کہ ان کا کوئی پابند اثر نہیں ہے کیونکہ وہ قواعد سے مطابقت نہیں رکھتے۔ ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف، اپیل کنندہ نے اس عدالت کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کی اجازت اور ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. ٹریبونل نے عدالتی اتحاد اور استحقاق کے خلاف کارروائی کی۔

2. امور ملازمت میں جہاں حکمرانی کی صداقت یا تشریح کا تعلق ہے، عدالتوں کے ذریعے منظور کیا گیا کوئی بھی حکم جو حتمی حیثیت حاصل کرتا ہے، محکمہ پر پابند ہے۔ اگر عدالت مطمئن ہو کہ آرٹیکل 14 کے تحت کسی ملازم کے حق سے تعصب کیا گیا ہے تو اس کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو وہ اس کے حق میں مداخلت کر سکتی ہے۔ لیکن محکمہ عدالت کی طرف سے دی گئی تشریح کو چیلنج کرنے سے قاصر ہے۔ چونکہ اس عدالت نے پہلے کے حکم کو برقرار رکھا ہے اس لیے حکم کو صرف اسی عدالت کے ذریعے خارج کیا جا سکتا ہے۔ ٹریبونل ایسا حکم منظور نہیں کر سکتا تھا جس کے نتیجے میں حکمرانی کی تشریح کے بارے میں حتمی طور پر خلل پڑا ہو۔

3. عدالت عالیہ کے فیصلے سے مسائل حل ہونے کے بعد ٹریبونل نے اسے دوبارہ کھولنے کی کوشش میں سنگین بے ضابطگی کا ارتکاب کیا۔ ٹریبونل کے اس طرح کے عمل کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔ یہ فیصلہ ریلوے کے لیے واجب تھا۔ یہ ایک بار پھر ان ہی درخواستوں پر غور نہیں کر سکی جنہیں عدالت عالیہ نے خارج کر دیا تھا۔ عوامی حکام کے اس طرح کے غیر ضروری موقف کے نتیجے میں طویل قانونی چارہ جوئی ہوتی ہے جس میں پیسہ اور وقت ضائع ہوتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3565، سال 1989۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے 26.11.87 کے فیصلے اور حکم سے، مدراس میں او اے نمبر 513، سال 1986 میں۔

اپیل کنندہ کے لیے پی ایس پوٹی، مس سشما سوری (این پی)۔

جواب دہندگان کے لیے اے ماریا پوتھم اور مس ارونا ماتھر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے حکم کے خلاف ہدایت کی گئی یہ اپیل قانون کا کوئی پیچیدہ سوال نہیں اٹھاتی لیکن یہ بہت پریشان کن خصوصیت کو بے نقاب کرتی ہے کیونکہ ٹریبونل نے نہ صرف کیرالہ عدالت عالیہ کے ذریعے اپیل کنندہ کے حق میں دیے گئے فیصلوں پر تبصرہ کیا جس کی تصدیق اس عدالت نے کی تھی، بلکہ یہ مؤقف اختیار کیا کہ ان کا کوئی پابند اثر نہیں تھا کیونکہ وہ قواعد سے مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ یہ عدالتی اتحاد اور استحقاق کے خلاف تھا۔ ہم اسے منظور نہیں کرتے۔

اپیل کنندہ جسے 1950 میں ٹکٹ کلکٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، اسے 1951 میں ٹریولنگ ٹکٹ ممتحن کے طور پر ترقی دی گئی۔ وہ 1960 میں ریلوے سیکشنل آفیسر (آر ایس او) کے طور پر تفویضی تقرری پر گئے۔ وہاں وہ تقریباً 12 سال تک رہے۔ اسے 2.2.73 پر اولی محکمہ میں واپس بھیج دیا گیا۔ اسے دو رٹ درخواستوں کے ذریعے چیلنج کیا گیا تھا۔ درخواستوں کو فاضل سنگل جج نے منظور کیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اپیل کنندہ کی بطور ریلوے سیکشنل آفیسر تقرری انتخاب پر مبنی تھی۔ عدالت نے مزید کہا کہ یہ عہدہ مستقل تھا اور ریلوے کا یہ دعوی کہ یہ ایک عارضی عہدہ تھا درست نہیں تھا۔ ڈویژن بنچ کی اپیل میں اس حکم کی توثیق کی گئی اور یہاں تک کہ اس عدالت میں دائر ایس ایل پی کو بھی خارج کر دیا گیا۔ چونکہ حکم پر عمل درآمد نہیں کیا گیا تھا، لہذا اپیل کنندہ نے ایک بار پھر عدالت عالیہ سے رجوع کیا، اور ریلوے کو دو ماہ کے اندر نمائندگی کو نمٹانے کی ہدایت کی گئی۔ لیکن حکم کی تعمیل نہیں ہوئی۔ اپیل کنندہ نے تیسری بار عدالت عالیہ کا رخ کیا۔ انہیں درجہ II کے عہدے پر انتخاب کے لیے بلایا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کی اجازت دی اور فیصلہ دیا کہ کلاس II کے عہدے پر ان کی سنیارٹی کا حساب 1963 سے لیا جانا تھا۔ اس حکم کو ریلوے نے ڈویژن بنچ کے سامنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چیلنج کیا تھا۔ اپیل خارج کر دی گئی۔ ریلوے کی طرف سے دائر کردہ ایس ایل پی کو بھی خارج کر دیا گیا۔ 1983 میں ریلوے نے 1963 سے درجہ II میں اپیل کنندہ کی سنیارٹی طے کی۔

اس طرح قانونی چارہ جوئی کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا۔ اب دوسرا مرحلہ شروع ہوا۔ ایک ایس رام کرشن (مدعاعلیہ نمبر 6) جو براہ راست بھرتی تھا اور اپیل کنندہ کی سنیارٹی کے تعین سے متاثر نہیں ہوا تھا، نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ بعد میں اسے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل میں منتقل کر دیا گیا۔ سماعت کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ وہ ناراض شخص نہیں تھا اور پھر ایک اور براہ راست مامور ایس چکر دھارا راؤ (مدعاعلیہ نمبر 5) نے دعوی کی درخواست دائر کی جس کی سماعت پہلے کی درخواست کے ساتھ ہوئی اور اس میں فیصلہ اس اپیل کا موضوع ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ جواب دہندگان کی تقریب کے علاوہ ریلوے جو دو بار ناکام رہی، نے ایک بار پھر وہی تنازعہ کھڑا کیا اور جواب دہندگان کی حمایت کی۔ ریلوے کی عرضی کو ٹریبونل نے اس طرح بیان کیا ہے،

"اس طرح ریلوے نے ان تمام درخواستوں میں اپنے بچاؤ میں جو موقف اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ شریدھرن آر ایس او کے طور پر برقرار رکھنے یا ترقی یا تفویضی تقرری کے دوران موصول ہونے والی تنخواہوں کے تحفظ کے حقدار نہیں ہوں گے، بلکہ کیرالہ عدالت عالیہ کے فیصلوں کے حقدار ہوں گے۔

ٹریبونل نے درج ذیل مسائل وضع کیے:-

" (i) آیا چوتھے مدعاعلیہ کا 22.5.1979 کا حکم 1.1.1979 سے شری دھرن کو سی ٹی ٹی آئی کے طور پر مقرر کرنے کا حکم درست ہے؟

(ii) آیا چوتھے جواب دہندہ کا 16.6.1979 کا حکم درست ہے جس میں شری دھرن کو 20.10.1975 سے سی ٹی ٹی آئی کے طور پر تصدیق کی گئی تھی۔

(iii) کیا تیسرے مدعاعلیہ کا حکم 21.6.1979 شریدھرن کو مطلع کرتے ہوئے کہ ان پر صرف اسسٹنٹ کے عہدے کے لیے غور کیا جا سکتا ہے۔ تجارتی افسر، درست ہے؛

(iv) آیا چوتھے مدعاعلیہ کا 24.5.1980 کا حکم نامہ شری دھرن کو تعلقات عامہ کا افسر مقرر کرنا درست ہے؟

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(v) کیا چوتھے مدعاعلیہ کا 27.1.1983 کا حکم جو 1964 تک درجہ II میں شری دھرن کی سنیارٹی طے کرتا ہے، قانون میں درست ہے یا نہیں۔"

عدالت عالیہ کے فیصلے سے پہلے چار مسائل حل ہونے کے بعد ٹریبونل نے اسے دوبارہ کھولنے کی کوشش میں سنگین بے ضابطگی کا ارتکاب کیا۔ ٹریبونل کے اس طرح کے عمل کی تعریف نہیں کی جاسکتی۔ اس نے جواب دہندگان کے کہنے پر مداخلت کی ہے جو بری طرح متاثر نہیں ہوئے تھے۔ یہ فیصلہ ریلوے کے لیے واجب تھا۔ یہ ایک بار پھر ان ہی درخواستوں پر غور نہیں کر سکی جنہیں عدالت عالیہ نے خارج کر دیا تھا۔ عوامی حکام کے اس طرح کے غیر ضروری موقف کے نتیجے میں محفوظ قانونی چارہ جوئی ہوتی ہے جس میں پیسہ اور وقت ضائع ہوتا ہے۔

یہ فرض کرتے ہوئے کہ جواب دہندگان اپیل گزار کی سنیارٹی کے تعین کو چیلنج کر سکتے ہیں کیونکہ وہ حکم جس نے سنیارٹی کے تعین کی بنیاد رکھی تھی، جواب دہندگان کو متاثر کیے بغیر منظور کیا گیا تھا، اس طرح کی درخواست کا دائرہ کار محدود ہو سکتا ہے۔ امور ملازمت میں جہاں حکمرانی کی صداقت یا تشریح کا تعلق ہے، عدالتوں کے ذریعے منظور کیا گیا کوئی بھی حکم جو حتمی حیثیت حاصل کرتا ہے، محکمہ پر پابند ہے۔ اگر عدالت مطمئن ہو کہ کسی ملازم سے تعصب کیا گیا ہے یا آرٹیکل 14 کے تحت اس کے حق کی خلاف ورزی کی گئی ہے تو وہ اس کے حق میں مداخلت کر سکتی ہے۔ لیکن محکمہ عدالت کی طرف سے دی گئی تشریح کو چیلنج کرنے سے قاصر ہے۔ چونکہ اس عدالت نے پہلے کے حکم کو برقرار رکھا ہے اس لیے اس عدالت کے ذریعے حکم کو کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے۔ ٹریبونل کوئی ایسا حکم منظور نہیں کر سکتا تھا جس کے نتیجے میں قاعدے کی تشریح کے بارے میں حتمی طور پر خلل پڑتا خاص طور پر جب اس عدالت نے ایس ایل پی کو خارج کر دیا تھا۔

نتیجتاً اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ مدعاعلیہان کی طرف سے دائر کی گئی دعوی کی درخواست خارج ہو جائے گی۔ اپیل کنندہ ریلوے کے خلاف مثالی معاوضے کا حقدار تھا، لیکن چونکہ کوئی بھی ریلوے کی طرف سے پیش نہیں ہوا، اور اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اس کے لیے دباؤ نہیں ڈالا، اس لیے ہم اخراجات عائد کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document